بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۷۲/۳۷ | سوموار ۲۴ ربیع الاول ۱۴۰۳ھ، ۱۰ صلح ۱۳۶۲ھش، ۱۰ جنوری ۱۹۸۳ء | نمبر ۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۹ صلح / جنوری۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت بلڈ پریشر اور ضعف کی وجہ سے بدستور ناساز ہے۔

احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

الفضل کی اشاعت آسانی سے دس ہزار کی جا سکتی ہے

سال ختم ہونے سے پہلے پہلے ریویو آف ریلیجنز کی اشاعت کم از کم دس ہزار ہو جائے

شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی لسانیات کے میدان میں عظیم خدمات پر حضور ایدہ اللہ کی طرف سے اظہارِ خوشنودی

جلسہ سالانہ ۱۹۸۲ء کے دوسرے روز کتب، اخبار و رسائل کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا خطاب

(قسط نمبر ۳)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ کے ۹۰ ویں جلسہ سالانہ کے دوسرے دن دوسرے اجلاس میں اپنے خطاب کے دوران مختلف جماعتی نظارتوں کا تعارف کروانے کے بعد دوران سال چھپی ہوئی کتب اور رسائل و اخبارات پر اظہارِ خیال فرمایا۔

کتب کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا نظارت اشاعت نے حضرت مسیح موعود کی سیرۃ پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے خطابات کو یکجا کر کے سیرۃ طیبہ کے نام سے شائع کیا ہے۔ اس کے علاوہ اسلام اینڈ کمیونزم جو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ہی کی کتاب کا انگریزی ترجمہ ہے۔ وکالت تصنیف نے شائع کی ہے۔ مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی تصنیف حضرت مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح اوّل انگریزی میں شائع کی گئی ہے۔ نیز مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی خود نوشت جو انکی زندگی کے مختلف تجارب اور ادوار کی یادوں پر مشتمل لکھی ہوئی ہے اس کا دوسرا ایڈیشن شائع ہو گیا ہے۔ اصل کتاب تو بہت لمبی تھی اگر مسودہ ضائع نہ ہو گیا ہو تو ابھی بھی میری یہ خواہش ہے کہ باقی یادوں کو بھی شائع کر دیا جائے۔ چوہدری صاحب کی طبیعت میں انکسار اور اختصار زیادہ ہے۔ اس لئے انہوں نے کتاب کو مختصر کرنے کے لئے تلوار بڑی بے رحمی سے چلائی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے علم لسانیات کے عالمی ماہر حضرت شیخ محمد احمد صاحب، مظہر امیر ضلع فیصل آباد کی کتب اور علم لسانیات کے باب میں انکی خدمات کا نہایت اعلیٰ پیرایہ میں ذکر فرمایا۔ حضور نے فرمایا حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر سلسلہ کے متبحر عالم ہیں۔ نہایت خاموشی سے انکساری کے ساتھ حضرت مسیح موعود کی کتاب منن الرحمٰن میں بیان فرمودہ اس صداقت کے اظہار کے لئے

(باقی صفحہ پر)

محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کی علالت اور خصوصی دعاؤں کی درخواست

جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ آجکل بعارضہ قلب بہت بیمار ہیں۔ طبیعت از حد ناساز ہے اور کمزوری بھی بہت بڑھ گئی ہے۔

اب انشاء اللہ تعالیٰ ۱۷ جنوری کو اپنی بیگم صاحبہ محترمہ کے ہمراہ انگلستان روانہ ہونگے وہاں سے ۲۲ جنوری کو بغرض علاج امریکہ تشریف لے جائیں گے۔ وہاں ضروری ٹسٹوں کے بعد ڈاکٹر آپریشن کے متعلق فیصلہ کریں گے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور دردِ دل سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں محترم صاحبزادہ صاحب کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو علاج میں برکت ڈالے اور آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکمل طور پر صحت یاب ہو کر وطن واپس تشریف لائیں نیز مولیٰ کریم آپ کو کامل صحت و عافیت کے ساتھ کامیابیوں، کامرانیوں اور خوشیوں سے بھرپور و معمور طویل عمر عطا فرمائے۔ آمین ✦

تقریب شادی

مکرم صاحبزادہ مرزا طیب احمد صاحب ابن مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کی تقریب شادی بہمراہ مکرمہ امۃ النور معین صاحبہ بنت مکرم پیر معین الدین صاحب مورخہ یکم جنوری ۱۹۸۲ء بعد نمازِ عصر عمل میں آئی۔ تقریب رخصتانہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی ازراہِ شفقت و احسان شرکت فرمائی۔ پہلے حضور ایدہ اللہ لڑکے والوں کی طرف تشریف لے گئے۔ بعد ازاں لڑکی والوں کی طرف تشریف لائے اور بارات کا استقبال فرمایا۔ تقریب رخصتانہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے کی۔ اس کے بعد مکرم سید صہیب احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود کے دعائیہ اشعار ترنم سے سنائے۔ بعد ازاں قریباً پونے پانچ بجے حضور ایدہ اللہ نے دعا کروائی۔

اگلے روز مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بھی شریک ہوئے اور دعوت کے بعد رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔ ہر دو تقاریب میں افراد خاندان حضرت مسیح موعود کے علاوہ ناظر صاحبان، وکلاء اور دیگر اہلِ ربوہ نے کثیر تعداد میں شرکت فرمائی۔ دولہا اور دلہن علی الترتیب حضرت مصلح موعود کے پوتے اور نواسی ہیں۔ یاد رہے کہ اس نکاح کا اعلان سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۳۱ دسمبر ۱۹۸۱ء کو مسجد مبارک میں ۱۱ ہزار روپے مہر پر فرمایا تھا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس رشتہ کو مبارک کرے اور ہر دو خاندانوں کیلئے نیکی اور سعادت کا موجب بنائے اور مثمر بثمرات حسنہ کرے۔ آمین

وقفِ جدید کے سالِ نو کا اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۳۱ دسمبر ۱۹۸۲ء بروز جمعہ مسجد اقصیٰ میں وقف جدید کے دفتر بالغاں کے ۲۶ ویں اور دفتر اطفال کے ۱۲ ویں سال کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:

"کسی خاص تحریک کی ضرورت نہیں میں جانتا ہوں جماعت اس میں پہلے سے ہی بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی ہے چونکہ وقفِ جدید بہت اچھا کام کر رہی ہے اس لیے میں اُمید کرتا ہوں کہ احباب پہلے سے بھی بڑھ چڑھ کر اس میں حصہ لینے کی توفیق پائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔" آمین ✦

ناظم مال وقف جدید۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴ | پبلشر: مسعود احمد | پرنٹر: سید عبدالحی | مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ | مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ | قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۹۴۳ء میں حضرت مصلح موعودؓ کی پُرجلال پیشگوئی

-- ابھی تم میں سے کئی لوگ زندہ ہوں گے کہ مغربیت کے کھنڈرات پر اسلام کے محلات کی نئی تعمیر مشاہدہ کر لیں گے۔

-- وہ لوگ جو بے پردگی کے خیالات کے بانی ہیں وہ گھٹنوں کے بل گر کر معافی مانگنے والے ہیں۔

-- عالمگیر اسلامی انقلابات و تغیرات کا فیصلہ آسمان پر ہو چکا ہے۔

مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد ربوہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۲۷ دسمبر ۱۹۸۲ء کو خواتین سے خطاب کرتے ہوئے اسلامی پردہ کے قیام سے متعلق جو روح پرور اور ولولہ انگیز تقریر فرمائی ہے وہ تمدنِ اسلامی کے قیام کے لئے ایک غیر معمولی انقلابی قدم کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ خطاب بلاشبہ اپنے اثرات کے اعتبار سے دُور رس نتائج کا حامل ہے۔ جس سے ہر صاحبِ بصیرت و معرفت احمدی کا دل اس یقین سے لبریز ہو جاتا ہے کہ اسلام کے عالمی نظامِ تمدن کے معرضِ وجود میں آنے کی منزل بفضل اللہ تعالیٰ قریب سے قریب تر آگئی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ یہ وہی آسمانی آواز ہے جسے ۴۰ سال قبل حضرت مصلح موعودؓ نے قادیان سے بلند کیا اور اب وہ خلافت رابعہ کے عہد مبارک میں از سرِ نو پوری قوت و شوکت سے اٹھی ہے اور ساری دنیا میں گونجتی سنائی دے رہی ہے اور کوئی نہیں جو خلفائے احمدیت کے مبارک ہونٹوں سے نکلی ہوئی اس ہلا شکن آواز کو دبا سکے۔ ع

ہے یہ تقدیر خداوند کی تقدیروں سے

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے ۲۵ اپریل ۱۹۴۳ء کو برِصغیر کے احمدیوں کے نمائندہ اجلاس کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ:۔

"خدا تعالیٰ کا قاعدہ ہے کہ اس کے مطابق دنیا کے گوشہ گوشہ سے آوازیں اٹھنی شروع ہو جاتی ہیں۔ ہمارے ہاں سب سے پہلے انقلاب کا لفظ استعمال ہوا اور جب ہم نے یہ کہنا شروع کیا کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ذریعہ دنیا میں انقلاب پیدا کرنا چاہتا ہے تو رفتہ رفتہ ہر ملک اور علاقہ سے انقلاب انقلاب کی آوازیں اٹھنی شروع ہو گئیں۔ یورپ بھی آج نیو آرڈر کے لئے بے تاب ہو رہا ہے اور باقی دنیا کے لوگ بھی خواہ وہ مشرقی ہوں یا مغربی، انقلاب کے انتظار میں بیٹھے ہیں پس یہ آواز جو آج دنیا کے گوشہ گوشہ اور کونہ کونہ سے اٹھ رہی ہے یہ بھی بتاتی ہے کہ آئندہ دنیا میں کوئی بہت انقلاب پیدا ہونے والا ہے اور چونکہ یہ انقلاب اسلام نے ہی پیدا کرنا ہے اس لئے جب تک دوست اسلامی تعلیم کو سمجھ کر اس پر عمل نہیں کرتے وہ اس انقلاب سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔

ہماری جماعت میں صرف چند افراد ایسے ہیں جنہوں نے حقیقت کو سمجھا اور اس کے مطابق وہ کارروائی کرنے کی جدوجہد کر رہے ہیں۔ مگر چند افراد کی جدوجہد جماعتی جدوجہد کی قائمقام نہیں ہو سکتی۔ میں نے پہلے بھی بارہا کہا ہے اور اب پھر بڑے زور سے کہتا ہوں کہ دنیا میں مغربیت نے کافی حکومت کر لی اب خدا تعالیٰ کا منشاء ہے کہ وہ مغربیت کو کچل کر رکھ دے۔ جو لوگ ڈرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مغربیت کا مقابلہ کس طرح ہو سکتا ہے، پردہ قائم رہتا نظر نہیں آتا، مردوں اور عورتوں کے آزادانہ میل جول کو کس طرح روکا جا سکتا ہے یہ چیزیں ضروری ہیں اور اگر ہم ان امور میں مغربیت کی پیروی نہ کریں تو کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے وہ لوگ یاد رکھیں کہ وہ اپنے ان افعال سے اسلام اور احمدیت کی کامیابی کے راستہ میں روڑے اٹکا رہے ہیں۔ یہ چیزیں مٹنے والی ہیں، مٹ رہی ہیں اور مٹ جائیں گی۔ ابھی تم میں سے کئی لوگ زندہ ہوں گے کہ تم مغربیت کی در و دیوار اور اس کی چھتوں کو گرتا ہوا دیکھو گے اور مغربیت کے ان کھنڈرات پر اسلام کے محلات کی نئی تعمیر مشاہدہ کرو گے۔ یہ کسی انسان کی باتیں نہیں بلکہ زمین و آسمان کے خدا کا فیصلہ ہے اور کوئی نہیں جو اس فیصلہ کو بدل سکے۔ پس ہماری طاقت کا سوال نہیں۔ نہ ہم نے پہلے کبھی کہا کہ یہ تغیر ہماری طاقت سے ہوگا اور نہ آئندہ کبھی کہہ سکتے ہیں ہم جو کچھ کہتے ہیں وہ یہ ہے کہ اس تغیر کا خدا نے وعدہ کیا ہے اور خدا تعالیٰ کے وعدوں کے ٹل جانے کا ہم اپنی زندگی میں بارہا مشاہدہ کر چکے ہیں۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ اس مشاہدہ کے بعد ہمارے ایمانوں میں تزلزل پیدا ہو۔ ہمارے اعتقادات میں کمزوری رونما ہو۔ یقیناً دنیا گھٹنوں کے بل گر کر عاجزی اور دانت پیستی ہوئی ہمارے سامنے آئے گی اور اسے اپنے موجودہ نظام کو توڑ کر اسے ٹکڑے ٹکڑے کر کے ایک نیا نظام اسلام کی تعلیم کی شکل میں اپنے لئے قبول کرنا پڑے گا۔ پس تم مت ڈرو کہ اگر ہم نے پردہ اور مخلوط تعلیم کے خلاف آواز بلند کی تو لڑکیاں بغاوت کر دیں گی یا لڑکیوں کے ماں باپ بغاوت کر دیں گے۔ ان لڑکیوں اور ان کے ماں باپ کا کیا ذکر ہے۔ وہ لوگ جو ان خیالات کے بانی ہیں۔ وہ خود گھٹنوں کے بل گر کر ہم سے معافی مانگنے والے ہیں۔ پس یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ ہماری عورتیں بے پردہ ہوں اور ہمیں ان کے مقابلہ میں ندامت اور شرمندگی حاصل ہو بلکہ وہ خود ہزار ندامت اور پشیمانی سے اپنی گردنیں جھکائے ہوئے ہمارے سامنے حاضر ہوں گے اور انہیں اقرار کرنا پڑے گا کہ وہ غلط راستہ پر چل رہے تھے صحیح راستہ وہی ہے جو اسلام نے پیش کیا۔ یہ خدا کا فیصلہ ہے اور اس فیصلہ کے نفاذ کو دنیا کی کوئی طاقت، دنیا کی کوئی حکومت اور دنیا کی کوئی بادشاہت روک نہیں سکتی۔ پس تم مت گھبراؤ کہ زمانہ کے حالات اسلامی تعلیم کے خالف ہیں۔ دلوں کا بدلنا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے ..... آج زمین اور آسمان دونوں ان حالات کی تائید میں ہیں۔ خالی آسمان کے حالات موافق ہوں اور زمین کے حالات اس کے موافق نہ ہوں تب بھی زمین آسمان کا مقابلہ نہیں کر سکتی مگر جب زمین اور آسمان دونوں تائید میں ہوں تو اس وقت ان حالات کے رونما ہونے میں کوئی طاقت روک پیدا نہیں کر سکتی۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ دوستوں کو اپنے دلوں میں یہ یقین پیدا کرنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ دنیا میں ایک عظیم الشان انقلاب پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اور وہ انقلاب خدا تعالیٰ خود تمہارے ہاتھوں سے پیدا کرنا چاہتا ہے۔ تم مت دیکھو کہ تم کیا ہو تم یہ دیکھو کہ زمین و آسمان کا خدا کبھی آہستگی کے ساتھ چلتا ہوا، کبھی دوڑتا ہوا اور کبھی تیزی کے ساتھ بھاگتا ہوا تمہارے قریب آ رہا ہے۔ اور جوں جوں وہ تمہارے قریب آ رہا ہے۔ تم ایک زبردست ہتھیار بنتے چلے جا رہے ہو۔ تم اپنی ذات میں ایک مٹی کا ڈلا سہی۔ مگر ایک تجربہ کار اور ماہر فن کے ہاتھ میں جب مٹی کا ڈلا آ جاتا ہے۔ تو وہ اس تلوار سے زیادہ کام کر جاتا ہے جو ایک نادان کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ پس بے شک تم اپنے آپ کو مٹی کا ڈلا تسلیم کر لو۔ مگر یہ مٹی کا ڈلا خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں آ چکا یا آنے والا ہے اور جب یہ ڈلا خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں آئے گا تو دنیا کے بڑے بڑے قلعے اس سے پاش پاش ہو جائیں گے ان کی اینٹیں بھی نہیں ملیں گی۔ پس ان تغیرات کے لئے اپنے آپ کو تیار کرو۔ اللہ تعالیٰ سے ہر وقت دعائیں کرتے رہو اور اپنے اندر یقین اور وثوق پیدا کرو جس دن تمہارے اندر یقین پیدا ہو گیا اس دن تمہارے سارے شک، سارے شبہات اور سارے وساوس آپ ہی آپ دور ہو جائیں گے اور تم اپنے آپ کو ترقی کے ایک مضبوط اور بلند تر مینار پر کھڑا دیکھو گے۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت منعقدہ ۲۳ تا ۲۵ اپریل ۱۹۴۳ء صفحہ ۱۵۰-۱۵۲)

درخواستِ دعا: مکرم چوہدری جلال الدین صاحب قمر دارالصدر غربی ربوہ کو گر جانے کی وجہ سے پسلیوں میں چوٹیں آئی ہیں جن کی وجہ سے کروٹ لینا بھی مشکل ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط نمبر ۲

تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۸۲ء مورخہ ۲۶ دسمبر پہلا اجلاس

غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خلقِ عظیم

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب - استاذ الجامعہ احمدیہ - ربوہ

دشمن کے حق میں دعا

حضرات! جب ہمارے رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کی بستیوں کے پاس اترے ہیں تو آپ کے دل میں خیبر کے باسیوں کی انسانی ہمدردی کا جوش اس دعا کا روپ دھار کر سامنے آتا ہے۔ آپ دعا کرتے ہیں۔

اے اللہ! ہم تجھ سے اس بستی کی خیر کی دعا کرتے ہیں۔ ہم اس بستی کے باشندوں کی بھلائی تجھ سے چاہتے ہیں اور جو کچھ اس بستی میں ہے سب اس کی خیر تجھ سے مانگتے ہیں اور ہم اس بستی اور اس کے رہنے والوں کے شر سے تیری پناہ طلب کرتے ہیں۔

یہ ہے میرے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کی حالت۔ جو اپنے رب کریم کو واسطے دے دے کر اہل خیبر کی خیر و بھلائی کی دعا کرتا ہے مگر افسوس کہ نادان دشمن اسلام اس پر جارحانہ حملہ کا الزام لگاتا ہے۔

اے دشمنوں کے حق میں خیر و بھلائی کی دعائیں کرنے والے میرے ماں باپ آپ پر قربان! سوائے اس کے کیا کہوں۔

محمد ہے نام محمد ہے کام
علیک الصلوٰۃ علیک السلام

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم رات کے وقت خیبر پہنچے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق تھا کہ کسی دشمن پر شب خون نہ مارتے تھے۔ خیبر میں بھی آپؐ نے رات کے اندھیرے اور دشمن کے غافل ہونے کا فائدہ نہیں اٹھایا۔

پہلی فتح

خیبر میں پڑاؤ کرتے ہوئے ایک اور حکمت عملی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمائی کہ لشکر کو پانچ حصوں میں تقسیم کر کے قلعہ ہائے خیبر کے سامنے میدان میں اس طرح پھیلا دیا کہ وہ سرسری نگاہ میں ایک لشکر جرار نظر آتا تھا۔ اور اس حکمت عملی میں جو دراصل SURPRISE دینے کا حصہ تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حیرت انگیز کامیابی حاصل ہوئی۔

واقعہ یہ ہوا کہ صبح جب قلعوں کے دروازے کھلے اور یہودی اطمینان سے کھیتی باڑی اور کام کاج کے لئے کسیاں۔ ٹوکریاں لے کر باہر نکلنے لگے تو اچانک مسلمانوں کے لشکر کو دیکھ کر ان کے ہوش اڑ گئے۔ مدینہ سے منافقوں کے سردار عبداللہ بن ابی نے ان کو اطلاع دی تھی کہ مٹھی بھر مسلمان حملہ کرنے آ رہے ہیں۔ اب یہ لشکر دیکھ کر وہ حیران و ششدر یہ کہتے ہوئے واپس قلعوں کی طرف دوڑے۔

محمد والخمیس واللہ محمد والخمیس

یعنی محمد اور اس کا پانچ ٹولوں والا لشکر خدا کی قسم محمد اور اس کا پانچ دستوں والا لشکر۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک زبردست SURPRISE دے کر ایک اور فتح حاصل کر چکے تھے۔ اب نعرے لگانے اور خدا کا نام بلند کرنے کا وقت تھا اس عارفانہ نعرہ کا پہلا حقدار میرا آقا نامدار نبیوں کا سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھا سو آپ نے خیبر کی وادیوں میں بآواز بلند یہ نعرہ لگایا۔

اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ خربت خیبر۔ اِنَّا اِذَا نزلنا بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین

اللہ سب سے بڑا ہے خیبر ویران ہو گیا۔ اور ہم جب کسی قوم کو تنبیہ کرتے اور ہوشیار کر دینے کے بعد اس کے میدان میں اترتے ہیں تو اس کی صبح نامبارک صبح ہوا کرتی ہے۔

یہاں پر پھر ذرا ٹھہریئے اور اس عربی رسولؐ کی فصاحت و بلاغت کا کرشمہ دیکھئے کہ ان دو فقروں میں جنگ کی وجوہات سے لے کر اس کے انجام تک کا نقشہ کھینچ کر رکھ دیا ہے

اللہ اکبر کہکر خیبریوں کی پہلی پسپائی پر کسی فخر کا اظہار کرنے کے بجائے خدا کی عظمت کا اعلان کیا جو دراصل اپنی عاجزی کا اظہار بھی تھا "خربت خیبر" کہہ کر اس ابتدائی فتح کو بڑی فتح کا پیش خیمہ قرار دیا اور صحابہ کے حوصلے بڑھاتے ہوئے خیبر کے خراب ہونے اور اس کی شکست کی یقینی اور قطعی پیشگوئی فرما دی اور اِنَّا اِذَا نزلنا" کہہ کر بتایا کہ انذار و تنبیہ اور ہوشیار کرنے کے بعد ہم نے یہ قدم اٹھایا ہے میدان خیبر میں پڑاؤ کرنے کے بعد جب رسول اکرمؐ کو یقین ہو گیا کہ یہودی مقابلہ پر ہی تلے ہوئے ہیں تو آپ نے صحابہ کرام کو وعظ و نصیحت و ہدایات دیں جو اکثر غزوات میں دیا کرتے تھے کہ بوڑھوں بچوں، عورتوں اور راہبوں پر حملہ نہ کرنا اور اصلاح اور احسان کی راہ اختیار کرنا ــــ اس روز آپ خود زرہ پہن کر میدان میں نکلے اس کے بعد دو تین دن درد شقیقہ میں مبتلا رہنے کی وجہ سے بزرگ صحابہ کو باری باری مسلمانوں پر امیر مقرر کر کے یہود سے مقابلہ کے لئے بھیجتے رہے۔ یہودی کبھی تو قلعوں کے اندر سے تیر اور پتھر برسا کر مقابلہ کرتے اور قلعوں کے دروازوں کے سامنے باہر نکل کر لڑتے۔ جب پسپا ہوتے تو دوڑ کر قلعوں کے اندر داخل ہو جاتے اور دروازے بند کر دیتے مسلمانوں کو یہود کا مقابلہ کرتے ہوئے دن گزرتے گئے۔ ان کے زادِ راہ ختم ہونے کو آئے لیکن جنگ کا کوئی واضح نتیجہ نہ نکلا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسلمانوں کے راشن کی کمی کا پتہ چلا تو آپ نے دعا کی اے اللہ! تو ہمارے حال کو خوب جانتا ہے میرے پاس ان کو دینے کے لئے کچھ بھی تو نہیں۔ ایسے حالات پیدا فرما کہ یہ بے چارے بھوکے تو نہ مریں۔

لیکن اس دعا کے قبول ہونے میں ابھی کچھ وقت تھا مسلمانوں کی آزمائش کا ایک سخت مرحلہ آیا۔ خیبر کے ایک یہودی رئیس کا گلہ بان ایک حبشی غلام تھا وہ بکریاں لے کر شہر کی طرف آیا تو کیا دیکھتا ہے کہ باہر مسلمانوں کی فوج نے ڈیرے ڈالے ہوئے ہیں۔ وہ آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا ــــ اس موقعہ پر ہمارے سید و مولا کا شوق تبلیغ دیکھنے کے لائق ہے۔

سیرت ابن ہشام میں لکھا ہے کہ تبلیغ کے لئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو حقیر نہ جانتے تھے۔ آپ اس حبشی غلام کو اسلام کی دعوت دینے لگے اس نے کہا کہ اگر میں مسلمان ہو جاؤں تو مجھے کیا ملے گا؟ حضورؐ نے فرمایا: جنت بشرطیکہ اسلام پر ثابت قدم بھی رہو۔ اس پر وہ مسلمان ہو گیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ! اب تو میں یہودیوں کے پاس تو نہیں جا سکتا اور یہ بکریاں میرے پاس ایک یہودی کی امانت ہے۔ میں ان کو کیا کروں ــــ بھوک اور فاقے کے ان ایام میں یہ کتنا بڑا امتحان تھا لیکن ہمارے آقا تو نہ صرف خود کٹھن امتحانوں میں پورا اترتے بلکہ دوسروں کو بھی ایسے ابتلاؤں سے نکال کر لایا کرتے تھے آپ نے اپنے صحابہ کی بھوک اور فاقہ کی قربانی دینے اور امانت کی حفاظت کا فیصلہ فرمایا اور اس بات کی کوئی پرواہ نہ کی کہ یہ بکریاں محصور دشمن کی مہینوں کی خوراک بن سکتی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ بکریوں کا منہ قلعہ کی طرف کر کے ہانک دو خدا تعالیٰ ان کو ان کے مالک کے پاس پہنچا دے گا۔ چنانچہ غلام نے ایسا ہی کیا اور بکریاں قلعہ کے پاس پہنچ گئیں۔ جہاں سے قلعہ والوں نے ان کو اندر داخل کر لیا۔ اللہ اللہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کس شدت سے امانت کے اصول پر عمل کرتے اور کرواتے تھے۔

یہاں کوئی اعتراض کر سکتا ہے کہ حبشی غلام نے خوف یا لالچ کی وجہ سے اسلام قبول کیا تو اس غلام کا طرز عمل اس کا جواب دیتا ہے جب اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ انعام دینا چاہا تو اس نے اپنی گردن کی طرف اشارہ کر کے کہا مال کے لئے نہیں میں تو شہادت اور جنت کے لئے مسلمان ہوا ہوں اور مسلمانوں کے لشکر میں شریک ہو کر اسی روز وہ جاں نثار شہید ہو گیا۔ مسلمان اس کی لاش اٹھا کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ نے اس حبشی غلام کو کتنے پیارے لفظوں میں خراج تحسین پیش کیا۔ عَمِلَ قلیلاً و اُجِرَ کثیراً۔ کہ کیا ہی خوش قسمت ہے یہ غلام کہ تھوڑا عمل کیا اور اجر بہت پا گیا۔

حضرت علیؓ کا کارنامہ

حضرات فتح خیبر کے ذکر کے ساتھ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا نام نامی زبان زدِ خلائق ہے اور بلاشبہ یہ ایک عظیم الشان سعادت ہے جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے لئے ہی مقدر تھی لیکن افسوس کہ خیبر خدا حضرت علیؓ کا یہ عظیم کارنامہ بعض لوگوں نے مبالغہ کر کے اصل مقام سے گرا کر مشتبہ کر دیا ہے بعض نے تو غلو کرتے ہوئے کہا کہ قلعہ خیبر جسے حضرت ابوبکرؓ اور عمر رضی اللہ عنہما بھی فتح نہ کر سکے۔ حضرت علیؓ نے اس کا بہت بڑا دروازہ اکھیڑ کر بائیں ہاتھ میں بطور ڈھال پکڑ لیا اور لڑتے رہے یہاں تک کہ فتح پائی۔ بعد میں ستر آدمی بھی اس دروازے کو ہلا نہیں سکے۔

جبکہ ایک دوسرے گروہ نے درِ خیبر اکھاڑنے کی روایات کو بے اصل اور باطل قرار دیا ہے حقیقت یہ ہے کہ ان دونوں آراء میں اعتدال نہیں۔ کتب سیرت کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اس واقعہ کی کچھ حقیقت ضرور ہے اور تحقیق سے ہمیں وہ سراغ مل گیا جو درِ خیبر کی پہیلی کا دلچسپ اور خوبصورت حل ہے۔

سامعین کرام! فتح خیبر کے ضمن میں یاد رکھنا چاہیئے کہ خیبر کے مختلف قلعے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرر کردہ مختلف جرنیلوں کے ہاتھ پر فتح ہوئے۔ ان میں سے ناعم کا قلعہ وہ تھا جو حضرت علیؓ کے ہاتھ پر فتح ہوا اور جس سے فتح خیبر کا مبارک آغاز ہوا۔

پھر یہ عام دستور ہے کہ سالار لشکر کے تحت کسی جرنیل کی فتح و شکست اس سپہ سالار کی ہی فتح و شکست ہوا کرتی ہے اور حق یہ ہے کہ فتح خیبر میں نہ صرف رسول اللہؐ کی دعائیں اور تدبیریں اور زبردست جنگی حکمت عملی کارفرما تھی بلکہ آپ بنفس نفیس اس لشکر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں موجود تھے۔ آپؐ کی موجودگی میں فتح کا سہرا کسی اور کے سر باندھنا کسی طرح بھی جائز نہیں۔ پس خیبر کی فتح کا خوبصورت تاج پوری شان سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر سجا ہوا ہے کیونکہ یہ فتح آپؐ کی دعاؤں اور گریہ وزاریوں کی فتح تھی۔ یہ آپؐ کی دور اندیشی بصیرت، اولوالعزمی اور ثابت قدمی ایسے خلقِ عظیم کی فتح تھی۔

ہاں اس میں بھی شک نہیں کہ خیبر کی ایک جزوی فتح حضرت علیؓ کے ذریعہ سے ہوئی۔ لیکن یہ بات دلچسپ اور قابلِ ذکر ہے کہ اس فتح کے دیباچہ میں محمد رسول اللہؐ کی دعاؤں کے ساتھ حضرت عمرؓ کی ایک کامیاب کوشش کا بھی دخل ہے۔ واقعہ یوں ہے کہ خیبر کے محاصرے کی ساتویں رات مسلمانوں کے لشکر کے گرد حضرت عمرؓ ایک حفاظتی دستے کے ساتھ پہرہ پر مامور تھے۔ اس اثناء میں آپؓ نے ایک یہودی کو لشکر گاہ کے قریب گھومتے ہوئے پکڑ لیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے۔ حضورؐ اس وقت نماز تہجد میں مصروف دعائیں کر رہے تھے۔ جب اس یہودی کو رسول کریمؐ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو اس نے قلعہ میں موجود اپنے اہل وعیال کی امان کا وعدہ لے کر آپؐ کو کئی اہم جنگی راز بتا دیئے۔ اس نے بتایا کہ یہودی مسلسل جنگ سے تنگ آکر اس قلعہ کے فتح ہو جانے کے خوف سے اسے خالی کر رہے ہیں کل جب آپ اسے فتح کر لیں تو میں آپ کو اسلحہ خانہ اور راشن کے ذخیرے بتا دوں گا۔

اس یہودی سے ملنے والی اطلاعات کی روشنی میں اگلے روز کے لئے آنحضورؐ نے زبردست منصوبہ جنگ تیار کیا۔ پہلے چند دنوں کی جنگ سے متاثر مسلمانوں کا حوصلہ بڑھاتے ہوئے آپ نے اعلان فرمایا کہ کل میں فوج کا علم اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر خدا تعالیٰ فتح بخشیگا اور وہ بڑھ بڑھ کر حملے کرے گا اور پیچھے نہیں ہٹے گا۔

یہ رات بہت امید وبیم کی رات تھی۔ وہ صحابہؓ جنہوں نے عمر بھر امارات کی خواہش نہ کی تھی آج اس امید اور تمنا سے رات کی گھڑیاں گن گن کر کاٹ رہے تھے کہ شاید یہ سعادت ان کے حصے میں آئے۔

صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بلایا۔ دعا کروائی اور علم حضرت علیؓ کے حوالے کر دیا۔ حضرت علیؓ کو آشوب چشم کی تکلیف تھی۔ رسول کریمؐ نے ان کی آنکھوں پر اپنا مبارک لعاب دہن لگایا۔ خدا کے فضل سے ان کی آنکھیں اچھی ہو گئیں۔ غزوۂ خیبر کے دوران آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ظاہر ہونے والے متعدد اقتداری معجزات میں سے یہ ایک عظیم معجزہ تھا۔

حضرت علیؓ سیاہ رنگ کا علم ہاتھ میں لے کر فوج کی قیادت کرتے ہوئے نکلے تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ پہلے یہود کو اسلام کی دعوت دینا اور اگر وہ اسلام قبول کرنا چاہیں تو ان سے جنگ نہ کرنا۔۔۔ اگر خدا تعالیٰ تیرے ذریعہ سے ایک جان کو بھی ہدایت دے تو یہ تیرے لئے دنیوی مال ومنال اور سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے۔

آپؐ نے اپنے دستِ مبارک سے حضرت علیؓ کی کمر میں تلوار حمائل کی اور الٰہی تائید کی خوشخبری سناتے ہوئے فرمایا: اے علی! یہود کی کتابوں میں لکھا ہے کہ ایلیا نامی ایک شخص ان کو تباہ کرے گا اس لئے تم جا کر پہلے انہیں اپنا نام بتانا۔ اس سے ان کے حوصلے پست ہو جائیں گے۔ (مجمع الانوار)

حضرت علیؓ نے جب خیبر کے قلعہ کے پاس جا کر جھنڈا گاڑا تو ایک یہودی نے پوچھا اے صاحبِ علم! تم کون ہو؟ اور تمہارا نام کیا ہے؟ آپ نے کہا: علی بن ابی طالب۔ اس نے اپنے ساتھیوں کو مخاطب ہو کر کہا: موسیٰ کی کتاب کی قسم آج تم شکست کھاؤ گے۔

عوام کے اس ہراس اور بد دلی کے باوجود سردارانِ خیبر ابھی بھی مرنے مارنے پر تلے ہوئے تھے۔ چنانچہ اس روز بھی مرحب للکارتا ہوا میدان میں آیا کہ سرزمین خیبر کو معلوم ہے کہ میں ایک آزمودہ کار جرنیل مرحب ہوں۔ حضرت علیؓ نے اس کی للکار کا جواب دیتے ہوئے فرمایا:

اَنَا الَّذِیْ سَمَّتْنِیْ اُمِّیْ حَیْدَرَہْ
کَلَیْثِ غَابَاتٍ شَدِیْدِ قَسْوَرَہْ

میں وہ ہوں کہ میری ماں نے میرا نام شیر رکھا ہے۔ میں میدان میں سخت حملہ آور شیر کی طرح ہوں۔

حضرت علیؓ نے مرحب سے مقابلہ کر کے اسے مار گرایا۔ یہود کے حوصلے تو پہلے ہی پست ہو چکے تھے اپنے سردار کے قتل سے وہ بالکل ہی ہمت ہار بیٹھے۔ قریب تھا کہ وہ قلعہ میں داخل ہو کر دروازے بند کر لیتے اور یہ مسلمانوں کی شکست ہوتی۔ مگر آج تو فتح کا دن تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت علیؓ کو ایسی غیر معمولی فراست، ہمت اور جرأت بخشی کہ انہوں نے عزم کر لیا کہ وہ انہیں قلعہ کا دروازہ بند نہیں کرنے دیں گے۔ چنانچہ وہ تیزی سے آگے بڑھے بائیں ہاتھ سے ڈھال پھینک دی اور دروازے کا ایک پٹ پوری قوت سے پکڑ لیا۔ یہودی دروازہ بند کرنے کے لئے آپ پر حملہ کرتے تھے اور آپ دروازہ کے پیچھے ہو کر اور اسے ڈھال بنا کر ان کا مقابلہ کرتے رہے۔ اتنے میں مسلمانوں کا ایک دستہ آپ کی مدد کے لئے پہنچ گیا اور مسلمان لڑتے ہوئے قلعہ کے اندر داخل ہو گئے۔

یہ ہے فتح خیبر کا عظیم الشان آغاز جو شیرِ خدا حضرت علیؓ کے حصے میں آیا اور جس سے آپ کی فراست وبصیرت اور عزم وہمت اور جوانمردی ظاہر وباہر ہے جس کے سبق انہوں نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق عظیم سے سیکھے تھے۔

قلعہ خیبر کا دروازہ کھل گیا تو باقی قلعے بھی دوسرے مسلمان جرنیلوں کے ہاتھوں فتح ہوتے چلے گئے۔

حضرات! فاتحینِ عالم کے حالات پڑھ کر دیکھئے۔ کہیں آپ کو آبادیاں ویران اور قلعے مسمار ہوتے نظر آئیں گے تو کہیں انسانی کھوپڑیوں کے مینار دکھائی دیں گے۔ مگر فتح خیبر میں تو مجھے رسول اللہ کی عظمتِ اخلاق کا حسین اور روشن اور بلند وبالا مینار نظر آتا ہے کہ اس کی چوٹی کو دیکھیں تو پگڑیاں گرتی ہیں۔ ہاں! فتح خیبر میں فاتحین عالم کے برخلاف مجھے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق کی وہ عظیم الشان فتح نظر آتی ہے جو مفتوح قوم کے ساتھ حسنِ سلوک اور عفو اور رحم اور احسان سے عبارت ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ بعض لوگوں نے مالِ غنیمت کی تقسیم سے قبل خیبر کے کچھ جانور پکڑ کر ذبح کر لئے ہیں اور ان کا گوشت پک رہا ہے۔ آپؐ نے فوراً وہ ہانڈیاں توڑ دینے اور گوشت گرانے کا حکم دیا۔ اس طرح آپ نے مسلمانوں کے جذبات ان کی بھوک اور فاقہ کی قربانی تو دیدی لیکن امانت اور دیانت کے اصولوں کو قربان نہ کیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے تھے کہ جب فتوحات کے دروازے کھلتے ہیں۔ تو ان نازک لمحات میں برے اخلاق اور بد عقائد بھی چور دروازوں سے داخل ہو جایا کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ حلال وحرام کی تمیز بھی باقی نہیں رہتی۔ اس مصلحت کے پیشِ نظر فتح خیبر کے موقع پر حلت وحرمت کے احکام کا اعلان کر کے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے لئے کچھ پابندیاں لگا دیں۔ میں پوچھتا ہوں کیا لوٹ کھسوٹ کرنے والے ایسی حد بندیاں قائم کیا کرتے ہیں؟

فتح کے دوران تورات کے بعض نسخے بھی مسلمانوں کو ملے۔ یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ ہماری کتاب مقدس ہمیں واپس کی جائے اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو حکم دیا کہ یہود کی مذہبی کتابیں ان کو واپس کر دو۔ مذہبی رواداری کی یہ عظیم الشان مثال ہے۔

اس زمانہ کے امام اور مہدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فتحیابی کے زمانہ میں ظاہر ہونے والے اخلاقِ عظیمہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"جب دوسرا زمانہ آیا یعنی فتح اور اقتدار اور ثروت کا زمانہ تو اس زمانہ میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ اخلاق عفو اور سخاوت اور شجاعت کے ایسے کمال کے ساتھ صادر ہوئے جو ایک گروہ کثیر کفار کا انہیں اخلاق کو دیکھ کر ایمان لایا۔ دُکھ دینے والوں کو بخشا اور شہر سے نکالنے والوں کو امن دیا۔ ان کے محتاجوں کو مال سے مالا مال کر دیا اور قابو پا کر اپنے بڑے بڑے دشمنوں کو بخش دیا۔ چنانچہ بہت سے لوگوں نے آپؐ کے اخلاق دیکھ کر گواہی دی کہ جب تک کوئی خدا کی طرف سے اور حقیقتاً راستباز نہ ہو، یہ اخلاق ہرگز نہیں دکھا سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ آپؐ کے دشمنوں کے پرانے کینے یک لخت دُور ہو گئے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ صفحہ ۱۹۱ تا ۱۹۲)

دوسرے قلعوں کی فتح کے بعد قموص کے قلعہ کی باری آئی۔ جو بیس دن کے مشکل محاصرہ کے بعد فتح ہوا۔ اب صرف دو قلعے باقی تھے۔ جن میں بنو نضیر کا خاندان رہتا تھا۔ خیبر کے دس قلعوں کی فتح کے بعد ان دو قلعوں کی فتح چنداں مشکل نہ تھی لیکن سلامتی کے اس شہزادے اور صلح وامن کے اس بادشاہ کا حوصلہ تو دیکھو کہ جب یہودی تنگ آکر صلح کی درخواست کرتے ہیں تو آپ بلا توقف ان سے صلح کر لیتے ہیں۔

صلح کی شرائط میں یہ بات شامل تھی کہ ان قلعوں کے یہود کا تمام مال مسلمانوں کے حق میں ضبط ہوگا اور جو شخص اس معاملہ میں جھوٹ سے کام لے گا یا کوئی مال یا جنس چھپا کر رکھے گا وہ اس معاہدہ صلح کی حفاظت میں نہیں آئے گا اور غداری کی سزا کا مستحق ہوگا۔ اس کے باوجود اس قلعہ کے سردار کنانہ بن ربیع نے اپنا خزانہ کھنڈرات میں دفن کر دیا۔ اس معاہدہ شکنی کے علاوہ کنانہ کا ایک اور جرم محمود بن مسلمہ کا قتل بھی تھا۔ ان دو جرموں کی سزا میں کنانہ کو قتل کیا گیا۔ کنانہ کی اس واضح معاہدہ شکنی کے باوجود عیسائی مستشرقین کا اس کے قتل پر اعتراض کرنا واضح طور پر بے حقیقت نظر آتا ہے۔

(باقی)

کیا آپ!
• چندہ عام • حصہ آمد
• چندہ جلسہ سالانہ
ادا فرما چکے ہیں؟
(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم عبدالمجید صاحب مرحوم کی یاد میں

مکرم مرزا مقصود احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ پشاور

ماہ نومبر ۱۹۸۲ء میں جماعت احمدیہ پشاور کے ایک سرگرم مخلص بزرگ مکرم مرزا عبدالمجید صاحب مرحوم وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم نے ہماری جماعت میں نہایت پاک اور قابلِ رشک نمونہ چھوڑا ہے جس کے نقوش ہمیشہ نمایاں رہیں گے۔ وفات کے وقت ان کی عمر ۹۲ سال تھی۔ اور آخری دم تک ہوش و حواس میں تھے اور چلتے پھرتے رہے۔ اگرچہ یادداشت بہت کمزور ہو گئی تھی لیکن اس کے باوجود اپنا چندہ باقاعدہ ادا کرتے رہے اور خلافت کے ساتھ آخری دم تک وابستہ رہے تجدید بیعت فارم پر خود دستخط کئے۔ حالانکہ آخری ایام میں از حد نحیف اور کمزور ہو چکے تھے۔

مرحوم نے خلافت اولیٰ میں احمدیت قبول کی۔ بچپن میں حضرت اقدس کے اشتہارات اور دیگر کتب کا مطالعہ بڑے شوق سے کرتے۔ آخر محترم میاں محمد صاحب مکی احمدی کی صحبت میں ۱۹۱۲ء میں حلقہ بگوشِ احمدیت ہوئے۔ بعد میں ان کے والد غلام محی الدین صاحب مرحوم اور ان کے چھوٹے بھائی عبدالرشید صاحب مرحوم ان کی تبلیغ سے احمدیت میں داخل ہو گئے۔ ان کے والد صاحب ناخواندہ تھے۔ لیکن مرحوم ان کو حضرت اقدس کا کلام پڑھ کر سناتے رہتے تھے۔

آپ کی خلافتِ احمدیہ کے ساتھ وابستگی ابتداء سے آخر تک غیر متزلزل رہی۔ سب سے اوّل آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے ہاتھ پر بیعت کی۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی وفات ہوئی تو آپ نے فوراً بلا تردد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ حالانکہ ان ایام میں پشاور کی جماعت کے بڑے بڑے اہم افراد غیر مبائعین سے جا ملے تھے (بعد میں زیادہ تعداد دوبارہ خلافتِ ثانیہ کے ساتھ منسلک ہو گئی) لیکن مکرم عبدالمجید صاحب کو اللہ تعالیٰ نے یہ خاص سعادت عطا فرمائی کہ وہ ایک دن کے وقفہ کے بغیر وہ خلافت سے وابستہ رہے۔

مکرم عبدالمجید صاحب مرحوم و مغفور کے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ساتھ ذاتی تعلقات تھے اور ان سے بڑی عقیدت رکھتے تھے۔ جب بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو اپنی دستار کے لیے کلاہ کی ضرورت پڑتی تو وہ پشاور سے حضور کی پسند کے مطابق بڑے شوق سے لے جا کر پیش کرتے کلاہ کا ناپ وہ اپنے سر کے مطابق کرتے کیونکہ حضرت کے سر کے ناپ ان کے سر کے ناپ کے برابر تھا۔ اس لیے صحیح ناپ والا کلاہ آسانی سے حضور کی خدمت میں ان کی وساطت سے پہنچ جاتا۔

مکرم عبدالمجید صاحب گو صرف میٹرک پاس تھے لیکن بوجہ زیرک ہونے کے اور وسیع مطالعہ کی بناء پر نہایت قابلِ عالم تھے۔ ابتدائی ایام میں خیبر ایجنسی میں بمقام لنڈی کوتل کلرک مقرر ہوئے اور ۱۹۱۹ء کی جنگ افغانستان میں خیبر ایجنسی ٹوٹ گئی تو محکمہ پولیس میں منتقل ہو گئے جہاں وہ ڈی۔ ایس پی ہو کر ریٹائر ہوئے۔ ان کی پہلی بیوی مستری خدا بخش صاحب احمدی کی بیٹی تھی تقسیم ہند سے پیشتر ایک دفعہ تین ماہ کی لمبی چھٹی لے کر قادیان چلے گئے۔ تاکہ مرکز کے ماحول میں ایمان میں ازدیاد اور تقویت پیدا ہو جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو ان کی آمد کا علم ہوا تو انہوں نے از راہِ کرم ان کو نائب ناظر امور عامہ کے منصب پر فائز کر دیا۔ اس طرح ان کو اللہ تعالیٰ نے ایک اہم خدمتِ سلسلہ ادا کرنے کی توفیق عطا کر دی۔ ۱۹۴۵-۴۶ء میں جب ڈی۔ ایس پی کے عہدے سے پنشن حاصل کی تو پشاور سے ہجرت کر کے قادیان میں سکونت اختیار کر لی۔ انہی دنوں تقسیم ہند کا سیاسی مسئلہ نازک مرحلے میں داخل ہو چکا تھا اور مسلم کشیدگی عروج پر تھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مرحوم کو مکرم صوبیدار العابدین ولی اللہ شاہ صاحب مرحوم کی معیت میں کسی اہم مشن پر گورداسپور بھیجا تو وہاں کے افسران نے ان کو حراست میں لے لیا۔ ان کے پاس اس وقت ۳۸ بور کا ریوالور تھا۔ جس کا لائسنس گورنمنٹ صوبہ سرحد نے دیا ہوا تھا۔ وہ ریوالور بھی ضبط ہو گیا اور آٹھ دس دن کی کشمکش کے بعد اور حضرت صاحب کی دعاؤں سے رہا ہو گئے تقسیم ہند کے بعد سارا اثاثہ قادیان میں رہ گیا اور بے سرو سامانی کی حالت میں واپس پشاور آنا پڑا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے متقی اور مستجاب الدعوات تھے ۹۲ سال کی طویل عمر پائی۔ موصی تھے جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع منصب خلافت پر متمکن ہوئے تو باوجود انتہائی کمزوری اور نقاہت کے انہوں نے بیعت فارم پر دستخط کئے اور اس طرح چار خلفاء کے ساتھ وابستہ رہنے کے بعد وہ اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔

جب تک صحت نے ساتھ دیا وہ آخری ایام میں جماعت احمدیہ پشاور کی خدمت کرتے رہے۔ پشاور کی مساجد کی تعمیر میں اہم کردار ادا کیا۔ تہجد گزار اور انتہائی ایمان دار تھے۔ مکرم مرزا عبدالرحمن صاحب مرحوم نے جو کہ جماعت احمدیہ کراچی کے عرصہ دراز تک محاسب تھے جماعت کے حساب کتاب رکھنے کی مہارت مکرم عبدالمجید صاحب مرحوم ہی سے حاصل کی تھی۔ جب کہ مرزا عبدالرحمن صاحب پشاور میں متعین تھے۔

مکرم عبدالمجید صاحب مرحوم گھر میں بھی باقاعدہ اپنے بچوں کو درس قرآن کریم اور کتب حضرت اقدس دیا کرتے تھے۔ ان کے پاس احمدیت کے لٹریچر کی ایک بڑی لائبریری تھی۔

مکرم عبدالمجید صاحب نے تین شادیاں کیں۔ پہلی بیوی سے ان کے دو لڑکے اور پانچ لڑکیاں ہیں جو سب کی سب بقید حیات ہیں۔ جب پہلی بیوی فوت ہو گئی تو پھر دوسری شادی کی۔ لیکن اس بیوی سے کوئی اولاد نہ ہوئی۔ دوسری بیوی کی وفات کے بعد تیسری شادی کی تیسری بیوی سے دو بیٹے اور ایک بیٹی ہے جو سب بقید حیات ہیں چونکہ مکرم عبدالمجید صاحب موصی تھے۔ اس لیے انکا جنازہ پشاور سے ربوہ لے جایا گیا۔ جہاں وہ مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئے۔

دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس نیک بزرگ کے درجات بلند کرتا جائے۔ اور ان کی اولاد کو زیادہ سے احمدیت کی خدمات بجالانے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

درخواست ہائے دعا

● میرے بڑے بیٹے عزیزم حمید انور کا لندن میں دس جنوری ۱۹۸۳ء کو دل کے اپریشن کی تجویز تھی احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اپریشن کامیاب کرے اپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(مسعود احمد خورشید کراچی)

خاکسار کی والدہ صاحبہ جلسہ کے آخری دن بارش کے دوران پھسل کر گر گئیں دائیں کولہے کی ہڈی پر چوٹ آئی ہے جس کی وجہ سے ان کو بہت تکلیف ہے جملہ احباب سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ شافی خدا انہیں جلد از جلد صحت کاملہ عطا فرمائے آمین

(عبدالحسن محمود دارالعلوم غربی ربوہ)

جماعتِ احمدیہ جاپان کا قابلِ تقلید نمونہ

مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امیر و مبلغ انچارج جاپان اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحریک جدید کے سالِ نو کے اعلان کے بعد احباب جماعت کو اس کی اطلاع دی گئی جس پر احباب جماعت نے نہایت خوشکن ردِ عمل کا مظاہرہ کیا۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ گذشتہ سال کے مقابلے میں ½ ۲ گنا سے بھی زیادہ اضافہ کے ساتھ وعدے موصول ہوئے ہیں۔ گذشتہ سال ۹۰ ہزار ین کے وعدے تھے جبکہ امسال ۲ لاکھ ۵۷ ہزار ین کے وعدے کئے گئے ہیں۔ بعض دوستوں نے فوری طور پر مکمل ادائیگی بھی کر دی ہے۔ احباب کرام سے جملہ احباب کے اخلاص و ایمان میں مزید ترقی کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

ضروری اعلان

حضور اقدس کی خدمت میں ڈاک کے سلسلہ میں بعض ضروری ہدایات

۱۔ جملہ احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں جو خطوط لکھے جائیں وہ دعا کی درخواست ہو یا کسی اور مضمون پر مشتمل ہوں۔ ہر خط صاف اور خوشخط لکھنا چاہیئے۔

۲۔ مضمون جامع اور مختصر ہو۔

۳۔ خط پر مکمل نام اور پتہ ضرور درج ہونا چاہیئے۔ مثلاً مکان نمبر۔ گلی نمبر وغیرہ۔ شہر اور مقام نمایاں ہو۔ مربیانِ سلسلہ احمدیہ اور عہدیدارانِ جماعت بھی اپنا ایڈریس لکھا کریں۔ صرف دستخط کرنا کافی نہیں۔

۴۔ لفافہ کے اوپر اپنا پتہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ چٹھی کے اندر مکمل ایڈریس لکھنا چاہیئے۔

۵۔ خط پر تاریخ درج کریں اور کسی پہلے خط کے تسلسل کی صورت میں دفتر کی چٹھی کا حوالہ ضرور دیں۔

۶۔ جن خطوط کا تعلق دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے ساتھ ہو ان میں پرائیویٹ سیکرٹری کا نام نہیں لکھنا چاہیئے۔ بلکہ عہدہ کے لحاظ سے مخاطب کیا جائے۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

خدام بھائیوں سے ضروری التماس

خدام بھائیوں سے التماس ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں وقف عارضی کی بابرکت تحریک میں شامل ہو کر اسکی برکات سے حصہ پائیں۔

(مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مطالباتِ تحریکِ جدید میں سے ایک مطالبہ "خود کام کرنا" ہے۔ "مہتممین تحریک جدید"

دعائے مغفرت

● میری والدہ محترمہ نصیراں بیگم صاحبہ زوجہ ماسٹر محمد اسماعیل خاں صاحب سکنہ ننکانہ صاحب ۳۱ دسمبر ۱۹۸۲ء کو صبح قریباً آٹھ بجے بعمر ۵۶ سال اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ جلسہ سالانہ پر اپنے بڑے داماد ٹھیکیدار عبدالستار صاحب کے گھر دارالیمن وسطی ربوہ میں قیام پذیر تھیں۔ مرحومہ جمعہ کی تیاری کیلئے غسلخانہ میں نہانے کی غرض سے گئیں۔ ابھی نہا کر فارغ ہی ہوئی تھیں کہ دل کا شدید حملہ ہوا جو جان لیوا ثابت ہوا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ بعد از نماز عشاء حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت پڑھائی۔ بعد ازاں مرحومہ کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔

میری والدہ نہایت نرم دل۔ شفیق۔ نیک۔ صفائی پسند اور بڑی غریب پرور خاتون تھیں۔ پابند صوم وصلوٰۃ اور جوانی کی عمر سے تہجد گذار تھیں۔ اعلیٰ اخلاق کی مالک تھیں۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور تمام لواحقین کو صدمہ برداشت کرنے کی توفیق، اور صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ (ڈاکٹر محمد نعیم خاں۔ محلہ دارالیمن وسطی۔ ربوہ)

● ۱۴ دسمبر ۸۲ء کو ہمارے والد الحاج فیض الحق خاں صاحب آف کوٹلہ ساہی وال میں حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے انتقال کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم جوانی ہی میں احمدیت کی نعمت سے مشرف ہوئے اور زندگی بھر احمدیت کی اشاعت و تبلیغ میں حتی المقدور حصہ لیا۔ تین سال تک نائجیریا میں تبلیغی خدمات سرانجام دیں۔ دو بار جماعت احمدیہ کوٹلہ کے امیر منتخب ہوئے مسجد بشارت سپین کی افتتاحی تقریب میں بھی شامل ہوئے۔ جلسہ سالانہ میں شرکت کے لیے کوٹلہ سے روانہ ہوئے۔ رستہ میں ساہیوال میں اپنی بیٹی کے پاس مختصر قیام کیا جہاں دو تین دن کی علالت کے بعد وفات پا گئے۔ مرحوم کو حضرت اقدس کے اصحاب میں شمولیت کا فخر حاصل تھا۔

بوجہ موصی ہونے کے جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی بعدہٗ بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

مرحوم نے تین لڑکے اور چار لڑکیاں اور ۳۳ پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں یادگار چھوڑے ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین (احسان الحق خاں ایڈووکیٹ کوٹلہ۔ رشید الحق خاں ساؤتھ آل انگلینڈ)

(امین الحق خاں رحمانپور)

مخلصینِ جماعت کی فدائیت اور ایثار

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے سپین کی مسجد کے افتتاح کی مبارک تقریب پر خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء میں فرمایا:۔

"پھر ایسے نظارے بھی دیکھے اخلاص کے اور محبت کے کہ جب کوئی تحریک کرتے تھے تو وہ جن پر سب سے زیادہ بوجھ تھا وہ سب سے آگے بڑھ کر اپنی جان و مال پیش کرتے تھے اور بیقرار تھے کہ کسی طرح ہماری قربانیوں کو قبول کیا جائے وہی ہیں احمدیت کی اصل روح وہی ہیں جن کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ وہی ہیں جن کی تمنائیں خدا کے حضور بپایۂ قبولیت جگہ پاتی ہیں۔ انہی کے برتے پر آج احمدیت کی کشتی جاری ہے انہی کے سر پر یہ قافلہ سفر اختیار کر رہا ہے اور وہ بہت تھوڑے ہیں۔ ایسے دوست مجھ سے پوچھتے تھے کہ بتاؤ ہم کیا پیش کریں۔ کس طرح پیش کریں اور کیا چاہئے سلسلے کے لئے۔ میں ان سے کہتا تھا ابھی نہیں"

(بحوالہ الفضل ۲۰ اکتوبر ۱۹۸۲ء) ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ

تقریب شادی

● عزیزہ منیرہ بیگم صاحبہ و نصیرہ بیگم صاحبہ کی تقریب شادی مورخہ ۱۹ نومبر بروز جمعہ المبارک ماڈل ٹاؤن سیالکوٹ میں منعقد ہوئی عزیزہ منیرہ بیگم صاحبہ کا اعلان نکاح اسی روز مکرم عزیزم خلیل الرحمٰن صاحب ولد مکرم رانا محمد صادق صاحب مین بازار سیالکوٹ کے ساتھ پانچ ہزار روپے حق مہر پر۔ جبکہ عزیزہ نصیرہ بیگم صاحبہ کا اعلان نکاح ۱۳ اپریل ۱۹۷۹ء بروز جمعہ جامع مسجد احمدیہ میں مکرم عزیزم تنویر احمد صاحب ولد چوہدری نذیر احمد صاحب آف کلاس والا ضلع سیالکوٹ کے ساتھ پانچ ہزار روپے حق مہر پر ہوا۔ ہر دو نکاحوں کا اعلان مکرم محترم نصر اللہ خاں صاحب ناصر ایم اے شاہد مربی سلسلہ احمدیہ سیالکوٹ نے کیا مورخہ ۱۹ نومبر کو مکرم خلیل الرحمٰن صاحب اور مکرم تنویر احمد صاحب کی بارات ماڈل ٹاؤن سیالکوٹ میں آئیں اور دعا کے ساتھ رخصتانہ کی تقریب انجام پائی اگلے روز مکرم رانا محمد صادق صاحب نے اپنے بیٹے عزیزم خلیل الرحمٰن صاحب اور چوہدری نذیر احمد صاحب نے اپنے بیٹے تنویر احمد کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری ہر دو بہنوں کی یہ شادی ہمارے خاندان کے لئے مبارک کرے اور مثمر بہ ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

(خاکسار ان۔ شفیق احمد۔ محمود احمد۔ لئیق احمد طاہر ابناء ڈاکٹر نذیر احمد صاحب بھٹی مرحوم آف یونائیٹڈ آپٹیکل کمپنی۔ ماڈل ٹاؤن سیالکوٹ)

● خاکسار کے بیٹے عزیزم اعجاز احمد ناز زعیم مجلس خدام الاحمدیہ فاروق آباد کی تقریب شادی ۱۹ نومبر ۱۹۸۲ء کو عمل میں آئی۔ برات فیصل آباد سے وحدت کالونی لاہور پہنچی۔ جہاں ۳/۴ تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ حلقہ ماڈل ٹاؤن نے دعا کرائی۔ اگلے روز یعنی ۲۰ نومبر ۱۹۸۲ء کو خاکسار نے اسکی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ دعوت میں بہت سے احباب جماعت اور غیر از جماعت اصحاب شامل ہوئے عزیز اعجاز احمد ناز کے نکاح ہمراہ عزیزہ مبارکہ بنت مکرم چوہدری ناصر احمد وحدت کالونی لاہور کا اعلان مبلغ دس ہزار روپیہ مہر پر مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے مسجد مہدی گول بازار ربوہ میں ۲۷ دسمبر ۱۹۸۱ء کو بعد نماز مغرب کیا تھا احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر جہت سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین۔

(پیر بخش نزد کینال فاروق آباد۔ فیصل آباد)

● میرے چھوٹے بھائیوں عزیزم قاضی عبدالشکور صاحب کی شادی ۲۲ نومبر ۱۹۸۲ء کو کراچی میں محترم چوہدری حمید اللہ خاں کی بیٹی سے اور عزیزم قاضی عبدالرشید صاحب کی شادی ۲۵ نومبر کو جہلم میں محترم چوہدری عبدالحلیم صاحب (مرحوم) سابق امیر جماعت احمدیہ ضلع جہلم کی بیٹی سے بخیر و خوبی انجام پذیر ہوئی خاکسار تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتے ہر لحاظ سے بابرکت ثابت ہوں۔

(قاضی عبدالسمیع طارق پن شاپ نیلا گنبد سلاہوسیلم)

اعلانِ نکاح

● میرے عزیز دوست مکرم قریشی داؤد احمد شاہد مربی سلسلہ احمدیہ کا نکاح مکرمہ عقیلہ فاروقی صاحبہ بنت محمد افضل فاروقی صاحب بھٹے کلاں ضلع سیالکوٹ سے بعوض مبلغ ۵۰۰۰ روپیہ حق مہر مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے ۲۹ دسمبر ۸۲ء کو مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے خیر و برکت کا باعث بنائے۔

عبدالمجیب مربی سلسلہ احمدیہ
شورکوٹ شہر

● میرے بیٹے فضل احمد نثار فوٹو گرافر کا نکاح ہمراہ عزیزی ثمینہ عصمت بنت مکرم صوبیدار میجر عبدالرحمٰن صاحب پنشنر کوٹلہ بعوض پندرہ ہزار روپیہ حق مہر ۲۹ دسمبر ۸۲ء کو مسجد اقصیٰ ربوہ میں بعد نماز ظہر مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد ربوہ نے پڑھا۔ عزیزم فضل احمد نثار مکرم ماسٹر خدا بخش صاحب مرحوم کانپوری کے پوتے ہیں۔ قارئین کرام دعا کریں اللہ کریم اس نکاح کو ہر دو خاندان کے لئے بابرکت فرمائے۔

زبیدہ بیگم اہلیہ نثار احمد بشارتی فوٹو گرافر
فضل فوٹو سروس اسٹیشن روڈ حیدر آباد سندھ

ناظمین اطفال متوجہ ہوں

براہ کرم ماہوار مطالعہ کتب کی رپورٹ ملاز رپورٹ کے ساتھ بھجوایا کریں کہ کتنے اطفال نے ماہ رواں میں مطالعہ کیا۔ (سیکرٹری تعلیم مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

وقفِ جدید ایک الٰہی تحریک ہے احباب جماعت خداداد استطاعت کیمطابق اسکے مالی جہاد میں شمولیت فرمائیں
ناظم مال وقف جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(ضروری نوٹ)

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں ۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۵۱۴۲ :-

میں YAKOEB MALIN MANGKUTO ولد SYULIB پیشہ پنشنر عمر ۷۶ سال بیعت ۱۹۴۲ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹/۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے ۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ۱/۱۰ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں

اس وقت مجھے مبلغ -/۷۸,۸۰۰ روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا ۔ میری یہ وصیت تاریخ یکم ستمبر ۱۹۸۱ء سے منظور فرمائی جائے ۔

العبد :- YAKOEB MALIN MANGKUTO KASAI DUKU PADANG SUMBAR.

گواہ شد نمبر ۱ :- ZAIN UDDIN JS MAIDI SUMBAR.

گواہ شد نمبر ۲ :- MANSUR ST. SAIDI BIN. NURDIN SUMBAR.

مسل نمبر ۲۵۱۴۳ :-

میں عبدالعزیز DAENG PASARA ولد MOHAMMADANG پیشہ کسان عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۶۳ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹/۱/۸۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے ۔

(۱) زرعی زمین برقبہ ۴۰۰۰ مربع میٹر واقع JKATAN SAUDARA BUMI - AGUNG

(۲) ایک چاول کا کھیت برقبہ ۲۰۰۰ مربع میٹر واقع JKATAN SAUDARA BUMI - AGUNG

(۳) ایک مکان ۶×۶ میٹر مالیتی -/۴۰۰,۰۰۰ روپے واقع JKATAN SAUDARA BUMI - AGUNG

نمبر ۱ کی قیمت -/۵۰۰,۰۰۰ روپے ہے اور نمبر ۲ زمین کی قیمت -/۲۵۰,۰۰۰ روپے ۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۷۵,۰۰۰ روپے فصلانہ بصورت ملکیتی زمین از جائیداد مندرجہ بالا ہے ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔

العبد :- عبدالعزیز DAENGPASARA MOHAMMADAM ولد KP IKATAN SAUDARA BUMI AGUNG TEGINENENG PO LAMPUNG-DISST SELATAN انڈونیشیا

گواہ شد نمبر ۱ :- PAIJO - BIN - RES - ODIREJO PURWOREJO PANCUR Indonesia -

گواہ شد :- ABAS DAENG PATANGA BIN DAENY MATTARO Indonesia -

مسل نمبر ۲۵۱۴۴ :-

میں بشریٰ بیگم زوجہ عتیق احمد صاحب منہاس قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ترین کالونی ضلع رحیم یار خان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶/۸/۸۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے ۔

(۱) کانٹے طلائی ۲ جوڑی وزنی ایک تولہ مالیتی -/۱۸۰۰ روپے ۔

(۲) ٹاپس طلائی ایک عدد وزنی ۲½ تولہ مالیتی -/۳۱۰۰ روپے ۔

(۳) بالی ایک عدد وزنی ۳ ماشہ مالیتی -/۳۰۰ روپے

(۴) کوکہ طلائی ایک عدد " ۵ رتی " -/۱۵۰ "

(۵) سلائی مشین " مالیتی -/۴۰۰۰ روپے کل -/۱۰۸۵۰ روپے

حق مہر بذمہ خاوند -/۱۰۰۰ روپے کل جائیداد مالیتی -/۶۸۵۰ روپے ۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔

الامۃ :- بشریٰ بیگم زوجہ عتیق احمد صاحب منہاس ترین کالونی ڈاکخانہ خاص ضلع رحیم یار خان

گواہ شد نمبر ۱ :- رشید احمد قریشی ولد محمد ابراہیم صاحب قریشی گلی ۱۰ ترین کالونی رحیم یار خان ۔

گواہ شد نمبر ۲ :- عتیق احمد منہاس خاوند موصیہ

مسل نمبر ۲۵۱۴۵ :-

میں رفیقہ بیگم زوجہ منیر احمد صاحب منہاس قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ترین کالونی ضلع رحیم یار خان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶/۸/۸۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے ۔

(۱) حق مہر بذمہ خاوند -/۱۵۰۰ روپے

(۲) کانٹے دو جوڑی وزنی ایک تولہ مالیتی -/۱۸۰۰ روپے

(۳) انگوٹھیاں پانچ عدد وزنی ایک تولہ ۲ ماشہ مالیتی -/۲۱۰۰ روپے ۔

(۴) چوڑی طلائی دو عدد وزنی ایک تولہ چھ ماشہ مالیتی -/۲۷۰۰ روپے ۔

(۵) ٹاپس طلائی ایک عدد وزنی ۲ تولے چھ ماشہ مالیتی -/۴۵۰۰ روپے ۔

(۶) سلائی مشین مالیتی -/۴۰۰۰ روپے کل رقم -/۱۳۰۰۰ روپے ۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۴۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔

الامۃ :- رفیقہ زوجہ منیر احمد صاحب منہاس قوم آرائیں ترین کالونی ڈاکخانہ خاص ضلع رحیم یار خان ۔

گواہ شد نمبر ۱ :- رشید احمد قریشی ولد مکرم محمد ابراہیم صاحب قریشی ترین کالونی ضلع رحیم یار خان ۔

گواہ شد نمبر ۲ :- منیر احمد منہاس خاوند موصیہ

مسل نمبر ۲۵۱۴۶ :-

میں زبیدہ بیگم زوجہ نصیر احمد صاحب قوم ڈراچ پیشہ خانہ داری عمر ۴۶ سال تقریباً بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۷۸ جنوبی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۲/۸۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے ۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے ۔

(۱) حق مہر بذمہ خاوند -/۱۰۰۰ روپے ۔

(۲) چوڑیاں طلائی وزنی دس تولہ مالیتی -/۱۷۰۰ روپے

(۳) کانٹے ایک جوڑی کنٹھی طلائی وزنی ۸ تولہ مالیتی -/۱۳,۶۰۰ روپے ۔

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔

الامۃ :- زبیدہ بیگم چک نمبر ۷۸ جنوبی ضلع سرگودھا ۔

گواہ شد نمبر ۱ :- مبارک احمد چک نمبر ۷۸ جنوبی ضلع سرگودھا ۔

گواہ شد نمبر ۲ :- نصیر احمد صدر جماعت احمدیہ چک ۷۸ جنوبی ضلع سرگودھا ۔

بازیافتہ اٹیچی کیس

مجھے ایک اٹیچی کیس ۔ یوے اسٹیشن ربوہ سے ۳ تاریخ کو صبح جناب ایکسپریس کے چلے جانے کے بعد ملا ہے جس کسی کا ہو نشانی بتا کر مندرجہ ذیل پتہ پر حاصل کرسکتا ہے ۔

(خادم محمود تارڑ مکان نمبر ۱۲۱ دارالرحمت غربی ربوہ)

"الفضل" ایک روحانی نہر ہے جس سے ہر احمدی گھرانے کو اپنی روحانی پیاس بجھانے کا ذریعہ بنانا چاہیے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سارہ درد صاحبہ اہلیہ حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحب وفات پا گئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

نہایت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ حضرت سارہ درد صاحبہ اہلیہ حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحب ۸۲ سال کی عمر میں لاہور میں انتقال فرما گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

آپ کے صاحبزادے مکرم مجیب الرحمٰن صاحب درد اور دوسرے اعزہ لاہور سے آپ کا جسد خاکی ربوہ لائے۔ جمعہ کی نماز کے معاً بعد مسجد اقصیٰ میں آپ کی وفات کا اعلان کر دیا گیا۔ عصر کی نماز کے بعد مسجد مبارک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی اور جملہ لواحقین سے اظہار تعزیت فرمایا اس کے بعد موصیہ ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے دعا کرائی۔

مرحومہ ۱۹۰۱ء میں پیدا ہوئیں۔ پیدائشی احمدی تھیں اور بچپن میں حضرت مسیح موعود کے سامنے کئی نظمیں سنانے کی سعادت حاصل ہوتی رہی آپ حضرت میاں محمد اسماعیل صاحب تاجر کتب آف مالیر کوٹلہ کی بڑی صاحبزادی تھیں۔ آپ لجنہ اماء اللہ کی ابتدائی خواتین میں شامل تھیں۔ آپ کی موصیہ تھیں نہایت صابرہ و شاکرہ متوکل علی اللہ اور قربانی کا جذبہ رکھنے والی تھیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود کے خصوصی قربت اور پیار کا تعلق تھا اور خصوصاً حضرت اماں جان اور حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ سے بڑا گہرا تعلق تھا۔ گذشتہ سال ڈیڑھ سال سے وہ بعارضہ شوگر علیل چلی آ رہی تھیں آپ کی زندہ اولاد مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ مکرم عطاء الرحمٰن درد صاحب لاہور۔

۲۔ مکرم مجیب الرحمٰن درد صاحب اردن میں ایک بنک میں ہیں۔

۳۔ مکرم مجیب الرحمٰن صاحب درد شیزان لاہور۔

۴۔ مکرم نعیم الرحمٰن درد صاحب ایکسٹین واپڈا ملتان۔

۵۔ مکرمہ رضیہ درد صاحبہ اہلیہ مکرم پروفیسر مسعود احمد صاحب عاطف ربوہ، کارکن مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

۶۔ مکرمہ خاتم النساء درد صاحبہ اہلیہ محترم مولانا محمد شفیع اشرف صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) و سیکرٹری حدیقۃ المبشرین ربوہ

۷۔ مکرمہ صفیہ درد صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالرزاق صاحب نائیجیریا۔

۸۔ مکرمہ نعیمہ درد صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر ملک رب نواز صاحب لاہور۔

مرحومہ کا ایک بیٹا مکرم لطف الرحمٰن صاحب اور ایک بیٹی مکرمہ عطیہ درد صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد سلیم صاحب وفات پا چکی ہیں۔

ان کے علاوہ ماشاء اللہ کثیر تعداد میں پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں ان کی یادگار ہیں۔

احباب سے مرحومہ کی بلندیٔ درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کے عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے

بقیہ:۔ دوسرے روز کی کارروائی

کہ عربی زبان تمام زبانوں کی ماں اور ماخذ ہے زبردست تحقیقی کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے بڑی شدید محنت سے راتوں کو دیئے جلا کر چالیس سالوں پر پھیلا ہوا تحقیقی کام کیا ہے۔ وہ اب تک چالیس سے زیادہ زبانوں کو عربی کی طرف لوٹا چکے ہیں۔ یہ کام آگے بڑھانا چاہیئے۔ یہ کوئی عام کام نہیں ہے کتاب عام فہم نہ ہو، اس میں عوام الناس دلچسپی نہ رکھتے ہوں یہ بات تو سمجھ میں آسکتی ہے لیکن تحقیق کو نظر انداز کرنا سمجھ میں نہیں آتا۔ بعض عربوں کے سامنے جب یہ تحقیق آئی تو انہوں نے کہا کہ یہ ایک عظیم تحریک ہے بعض ماہرین السنہ نے اس تحقیق کو دیکھا تو انہوں نے کہا کہ یہ لسانیات کے بابا آدم میکس مولر سے بہتر یا کم از کم اس کے ہم پلہ تحقیق ہے حضور نے فرمایا یہ یقیناً میکس مولر سے بہتر اور برتر ہے اس وقت ان کی تحقیق پر مبنی دو کتابیں "انگلش ٹریسڈ ٹو ایریبک"

ENGLISH TRACED TO ARABIC اور سنسکرت ٹریسڈ ٹو ایریبک

SANSIKRAT TRACED TO ARABIC

دستیاب ہیں۔ حضور نے فرمایا بیرونی ممالک سے جو احمدی دوست آئے ہیں وہ خصوصیت سے اس طرف توجہ دیں۔ جو ساتھ لے جا سکتے ہیں وہ یہ کتب ساتھ لے جائیں۔ اور اس علم کے ماہر علماء کو تلاش کر کے ان تک یہ کتب پہنچائیں۔ اگر شیخ صاحب کی صحت اجازت دے اور میری دعا ہے کہ ایسا ہو تو ان کا ممالک بیرون کا دورہ ہونا چاہیئے۔ وہ تو کسی دنیاوی بدلے کے محتاج نہیں ہیں بے نیاز ہیں ان کی خدمات کی قدر کرنی چاہیئے۔

متفرق کتب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دیگر شائع ہونے والی کتب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے کلام اللہ کا مرتبہ اور حضرت مصلح موعود کے نام سے کتاب شائع کی ہے۔ یہ حضرت مصلح موعود کی کلام اللہ کے بارہ میں خدمات کا ایک ہلکا سا تعارف پیش کرتی ہے مشتے از خروارے کے لحاظ سے یا دیگ میں سے ایک چاول کے لحاظ سے عمدہ ہے ایک اور بہت ہی اچھی کتاب انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی یاد میں اور حضور رحمہ اللہ کی تحریکات کے بارے میں شائع کرائی ہے کہ یہ کتاب اس قابل ہے کہ جماعت اسے خریدے حضور نے فرمایا مولوی دوست محمد صاحب نے ایک کتاب اس عاجز کے متعلق بھی (یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے متعلق) لکھ دی ہے اس میں نظم کے حصہ میں میری بعض نظمیں ہیں اس حصے کو میں نے پڑھا ہے اور غلط پایا ہے کتابت کی اغلاط کی وجہ سے کئی نظموں کے وزن گرے ہوئے ہیں۔ اگر تو ان نظموں کی خاطر خریدنا ہے نہ خریدیں۔ اگر ان کی محنت محبت اور اخلاص پر نظر رکھیں تو خریدیں اور حوصلہ افزائی کریں۔

مکرم مولوی غلام باری سیف صاحب نے مسیح دوراں کے نام سے سیرۃ حضرت مسیح موعود پر کتاب لکھی ہے۔ ان کو سیرۃ کے مضمون سے گہرا تعلق ہے۔ ان کی سیرۃ کے موضوع پر تقاریر بہت پسند کی جاتی ہیں۔ میں اس کو پڑھ تو نہیں سکا لیکن جس شخصیت کے متعلق ہے اس سے اس کتاب کی افادیت کا احساس ہو سکتا ہے

حضور نے فرمایا مکرم رشید الدین خان صاحب نے اپنے آپ کو اس بات کے لئے وقف کر رکھا ہے کہ لوگ قبولیت دعا کے ذرائع جان سکیں انہوں نے اچھی بات یہ کی ہے کہ اپنی طرف سے کچھ لکھے بغیر حضرت مسیح موعود کی کتب میں سے اقتباسات لے کر کتاب مرتب کر دی ہے یہ کتاب بھی قدر دانی کے لائق ہے۔

مکرم اقبال نجم صاحب نے بیرون ملک زبانیں سیکھنے کی میری تحریک میں حصہ لینے کے لئے "ربنائے سپینش" کے نام سے کتاب لکھی ہے۔ اگرچہ کتابوں سے صحیح طریق پر زبان نہیں سیکھی جا سکتی لیکن بہر حال گرامر وغیرہ سے واقفیت کے لئے یہ بہت مفید کتاب ہے زبانیں سکھانے کے لئے تحریک جدید بہت اچھی کوشش کر رہی ہے کہ جماعت کے افراد کو ویڈیو کیسٹ کے ذریعے زبانیں سکھائی جائیں اس میں وقت لگے گا۔ اگر اقبال نجم صاحب کا تلفظ اچھا ہو تو وہ اس کا کیسٹ بھی ساتھ ہی تیار کر دیں۔

اس مرحلہ پر حضور کو بتایا گیا کہ مکرم اقبال نجم صاحب نے اس کتاب کا کیسٹ بھی تیار کر دیا ہے۔ اور یہ کیسٹ احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کے سٹال سے دستیاب ہے۔

حضور نے ایک اور کتاب "قدم قدم منزل" کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ اس کتاب کے مصنف مکرم نسیم سیفی صاحب اپنے انداز کے بالکل منفرد شاعر ہیں اور یہ سلسلہ بہت مفید ہے۔ حضور نے فرمایا مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری کا اپنا جدا رنگ ہے ان کی دو کتابیں "نفحات صدیق" اور "دل کی دنیا" دستیاب ہیں۔

مرکز سے شائع ہونے والے رسائل کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا مرکز سے اخبار اور رسائل شائع ہوتے ہیں۔ الفضل ریویو آف ریلیجنز (انگریزی) تحریک جدید۔ مصباح۔ خالد۔ تشحیذ الاذہان انصار اللہ ہیں۔ سب اپنی اپنی ہمت کے مطابق بڑا کام کر رہے ہیں۔

حضور نے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے ترجمان رسالہ انصار اللہ کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ انصار اللہ کی اشاعت میں چند سال سے نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ چند سال پہلے اس کی اشاعت ۱۸۰۰ تھی اور امسال اسکی اشاعت ۴ ہزار ہے یعنی الفضل کے برابر۔

حضور نے فرمایا الفضل کی اشاعت بہت کم ہے۔ چار ہزار کی اشاعت اتنی بڑی جماعت میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ یہ ساری دنیا میں جانا چاہیئے۔ چاہے یہ ایک ماہ کے بعد ملے۔ اس کی حیثیت ایک عام اخبار کی سی ہے ہی نہیں۔ یہ سلسلہ سے رابطہ قائم کرنے کا اہم ذریعہ ہے۔ اس کی اشاعت آسانی سے دس ہزار تک پہنچائی جا سکتی ہے۔

حضور نے فرمایا لیکن مجھے سب سے زیادہ احساس ریویو آف ریلیجنز کی اشاعت دیکھ کر ہوا ہے۔ حضور نے فرمایا مجھے یہ دیکھ کر صدمہ ہوا ہے کہ اس کی اشاعت صرف ایک ہزار ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمنا ؤں کا اندازہ کریں کہ آپ نے یہ فرمایا تھا کہ اس رسالے کی اشاعت کم از کم دس ہزار ہونی چاہیئے۔ یہ انتہائی تکلیف دہ بات ہے۔ کہ نوے سال کے عرصہ کے بعد اس کی اشاعت صرف ایک ہزار ہے۔ حضور نے فرمایا میں ریویو کے بارے میں تحریک جدید اور صدر انجمن احمدیہ کو ہدایت کرتا ہوں کہ فوری طور پر اس کی اشاعت کم از کم دس ہزار کی جائے۔ ایک سال کے اندر اندر یہ ہو جائے جو خرچ ہوگا میں مہیا کروں گا حضور نے بآواز بلند فرمایا یہ سال ختم نہیں ہونا چاہیئے کہ اس کی اشاعت دس ہزار ہو چکی ہو۔

حضور ایدہ اللہ کا خطاب ابھی جاری تھا کہ حضور نے اعلان فرمایا کہ کراچی کے ایک دوست مکرم کریم اللہ خان صاحب نے پیشکش کی ہے اور ریویو آف ریلیجنز کی اشاعت دس ہزار تک بڑھانے میں جو اخراجات ہونگے وہ سارا خرچ میں برداشت کروں گا۔ حضور نے ان صاحب کی پیشکش کا اعلان کرتے ہوئے ان کے جذبہ کو سراہا ÷ (باقی)